اصلاحِ نفس کا نادر موقعہ

رمضان المبارک اپنی بے پناہ رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ سایہ فگن ہونے والا ہے۔ جس کے روزے ہم پر فرض کیے گئے ہیں۔ یہ بندگی' ایثار و قربانی' صبر و تحمل کا مہینہ ہے۔ نیکیوں کا موسم بہار ہے۔ جس میں ایک نیکی ستر سے سات سو گنا تک بڑھ جاتی ہے۔ یہ ماہِ مبارک نیکی سے محبت اور برائی سے نفرت کا احساس پیدا کرتا ہے۔ روزے دار ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھاتا ہے کہ کہیں اس کا روزہ برباد نہ ہو جائے۔ دل میں اللہ تعالیٰ کی ہیبت' خوف اور ڈر پیدا ہو جاتا ہے۔ عبادت میں خشیت آ جاتی ہے۔ اخلاق اور معاملات سنور جاتے ہیں۔ جھوٹ' فریب' دھوکہ' ملاوٹ' وعدہ خلافی' عہد شکنی' چغلی' غیبت' نفرت' کینہ' بغض اور حسد جیسی بری خصلتوں سے اجتناب کی کوشش کرتا ہے جو کہ روزے کا مقصود و مطلوب ہیں۔ یہ مبارک مہینہ اصلاحِ نفس کے لیے نادر موقع فراہم کرتا ہے۔ اس لیے ایک جھوٹا انسان روزے سے نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ کھانا پینا ترک کرنا ہی روزہ نہیں ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

((من لم یدع قول الزور والعمل به فلیس لله حاجة ان یدع طعامه وشرابه)) (الحدیث)

بلکہ روزہ یہ ہے کہ انسان برے اخلاق سے پرہیز کرے۔ حقیقت میں یہ ایک سال میں تیس روزہ کورس ہے جو منفی فکر اور اخلاق رذیلہ کو ترک کرنے کی مشق کرواتا ہے اور انسان میں مثبت سوچ اور اخلاقِ حمیدہ کی پرورش کرتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس ماہِ مبارک میں عبادت کے ساتھ اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ ہم سب کو بلا تفریق اس تربیتی' اصلاحی کورس میں شریک ہونا چاہیے۔ حاکم ہوں یا محکوم' آقا ہو یا غلام' افسر ہو کہ ملازم' مالک ہو کہ نوکر اس ماہ کے تقدس کا خیال رکھنا چاہیے اور نہایت امانت اور دیانت کے ساتھ اس کے تقاضوں کو پورا کرنا چاہیے۔ یاد رہے کہ یہ ایک ایسی عبادت ہے جو اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان ایک راز ہے اور راز کی جتنی حفاظت کی جائے' اتنا ہی فائدہ ہوتا ہے۔ اور رازداری سے جو کام کیا جائے اس کا نفع غیر متوقع ہوتا ہے۔ اسی لیے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿الصوم لی وانا اجزی به﴾ ''کہ روزہ خالص میرے لیے ہے اور اس کی جزا بھی میں ہی دوں گا۔''

لہٰذا ہماری گزارش ہے کہ اس مبارک موقعہ کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ اخلاص اور للّٰہیت کے ساتھ اپنی اصلاح کرنی چاہیے۔

وما توفیقی الا باللہ۔

☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆.....☆